پاکستان میں گداگری کے معاشرتی اثرات واسباب: تعلیمات اسلام کے تناظر میں تحقیقی جائزہ

Social Effects of Gadagari in Pakistan: Education Reviews in the context of Islam

Dr. Qaria Nasreen Akhtar

Assistant Professor, Institute of Islamic Studies
Bahauddin Zakariya University, Multan.

Email : drqarianasreenakhtar@gmail.com

To cite this article:

1. Dr.Qaria Nasreen Akhtar , Jan – June Vol.6 Issue .1(2025) Urdu *Al-Bahis Journal of Islamic Sciences Research*, *6*(1) 1 -16 Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

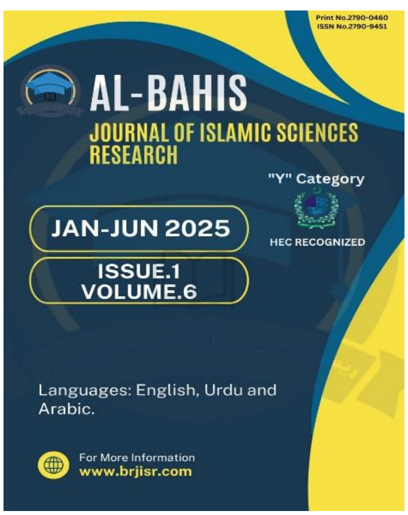

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

پاکستان میں گداگری کے معاشرتی اثرات واسباب: تعلیمات اسلام کے تناظر میں تحقیقی جائزہ

Social Effects of Gadagari in Pakistan: Education Reviews in the context of Islam

Abstract

Allah Ta'ala has created man with a good appearance and good character and habits. He has placed in his nature the spirit of modesty, self-control, pride, self-preservation, wealth, and honor. If he swallows his throat with his hands, then he falls into such a low state of humiliation and humiliation that everything in the world hates him and sends curses on his name. All such bad habits are mentioned in the Holy Qur'an and the hadiths of the Prophet. There is detail, one of these ugly habits is Gadagri. When did Gadagri become popular in the world? Nothing can be said about it, but it is certain that Gadagri gave birth to this evil person whose soul was deceived by the devil that instead of eating with self-control, he became colorful by listening to people's insults and expletives. It's more fun to swing things. Islam condemns greed and encourages earning by hard work. There is greatness in hard work. A person who earns with his own hands and fulfills his needs is actually a self-sufficient, honorable person and it is he who does righteous deeds. Prophets used to earn by the labor of their hands. The biggest problem facing Pakistan today is the growing trend of begging and its number is increasing in different cities of Pakistan especially Multan and Karachi where there are a large number of professional beggars. People in Pakistan have adopted donkey breeding as a profession because of social and economic inequality. Due to social and economic inequality, the lower class is more miserable and the children of this class are forced to beg. The trend of begging among children is increasing in Pakistan. The paper describes the social effects and causes of begging in Pakistan in the light of Islamic education. In which there is a discussion on the condemnation of adultery and its bad effects on human society, the death of honor and other harms, etc.

Key words: Righteous deeds, bad habits, Gadagri, social influence

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو دماغ، دل، اعضاء تقریباً یکساں دیے ہیں تاکہ وہ دنیوی زندگی میں اپنی باعزت معاش کے حصول اور صالح کردار کو اپنانے کے لیے یکساں دوڑ دھوپ کر سکیں، گو اصل نتیجہ خداوند کریم کے ہاتھ میں ہے کہ کوشش کے بعد کیا اور کتنا حاصل ہوتا ہے۔ رب کریم نے انسان کو صرف کوشش کا مکلف بنایا ہے اور ہر حاصل کو کوشش کا منطقی نتیجہ بنا دیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے: ﴿وَاَنۡ لَّيۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى﴾[1] "اور یہ کہ انسان کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے کوشش کی ہو گی"۔ رب ذوالجلال نے ان کو انسان کو اچھی صورت اور اچھے اخلاق و عادات کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اس کی فطرت میں حیاء، ضبط نفس، غرور، خودداری، جائیداد کی حفاظت اور عزت کی حفاظت کا جذبہ رکھا گیا ہے۔ لیکن جب انسان ان خوبیوں کا گلہ اپنے ہاتھ سے گھونٹ دیتا تو وہ ذلت ورسوائی کی ایسی پستی میں کھو جاتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز اس سے نفرت کرتی ہے اور ان کے نام پر لعنت بھیجتی ہے۔ ایسی تمام بری عادتوں کا قرآن وسنت میں تفصیلاً ذکر موجود ہے۔ انہی قبیح عادات میں سے ایک گداگری بھی شامل ہے۔ گداگری اتنی گھٹیا، قبیح، گھناؤنی اور رسوا کن حرکت ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ گداگری دنیا میں کب رائج ہوئی؟ اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ یہ بات یقینی ہے کہ گداگری نے اس بدبخت کی کوکھ سے جنم لیا جس کے نفس کو شیطان نے یہ دھوکا دیا کہ خودداری کے ساتھ روکھی سوکھی کما کر کھانے کی بجائے لوگوں کی دھتکار اور پھٹکار سن کر رنگا رنگ چیزوں سے جھولی بھرنے میں زیادہ مزا ہے۔ اسلام میں گداگری کی مذمت کی گئی ہے اور محنت کی کمائی کو حوصلہ افزائی کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ مقالہ میں گداگری کی مزید بحث سے پہلے گداگری کے معنی و مفہوم کی طرف چلتے ہیں۔

گداگری کے معنی و مفہوم:

اردو لغت میں گداگر کو فقیر، بھکاری، منگتا کہتے ہیں[2]۔ گداگر کی صفت مفلس، غریب[3]۔ گداگری: بھیک مانگنا۔ فقیری[4]۔ گداگری بھیک مانگنے کو کہا جاتا ہے اسلام میں اس کی سخت ممانعت ہے۔ دار المختار میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد درج ہے کہ آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے جبکہ اس کے پاس ایک رات اور دن کا کھانا ہو۔ حضور اکرم ﷺ نے بھی سختی سے بھیک مانگنے سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی فاقے کی وجہ سے لوگوں سے بھیک مانگنے لگے تو اس کی حاجت دنیا والے پوری نہیں کر سکتے لیکن جو آدمی اللہ سے مانگے گا تو وہ اس کو اس طرح بے نیاز یا مالدار کر دے گا کہ یا تو اپنے پاس بلائے گا اسے دولت سے نواز دے گا"۔[5]

---

[1] القرآن ۵۳: ۳۹

Al-Quran 53 : 39

[2] فیروز الدین، فیروز اللغات اردو جامع، فیروز سنز لمیٹڈ لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۱۲۲۸

Feroz Uddin , Feroz Lughat Urdu Jamaea ,Feroz Sons Limited Lahore , 2005A.H , Pg 1228

[3] وارث سرہندی، علمی اردو لغت، ص ۱۲۱۴

Waris Surahandi , Ilmi Urdu Lughat , Pg 1214

[4] فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات اردو جامع، ص ۶۲۳

Feroz Uddin , Feroz Lughat Urdu ,Pg 623

[5] سید قاسم محمود، انسائیکلوپیڈیا، الفیصل ناشران و تاجران کتب لاہور، ۱۹۹۸ء، ص ۱۲۹۰

Sayed Qasim Muhmood ,Encyclopedia, Alfesal ,Nashiran wa Tajran Kutub Lahore , 1998,A.H , pg 1290

فقیر: اردو لغت میں فقیر کو گدا، بھکاری کہا جاتا ہے۔ فقیر کی جمع فقراء، درویش، قلندر، خدا پرست، غریب محتاج۔[6] اللہ تعالیٰ کی طرف احتیاج کی عکاسی حضور اکرم ﷺ کی اس دعا سے ہو سکتی ہے اے رب کریم مجھے اپنا فقیر بنا کر غنی کر اور اپنی ذات سے بے نیاز کر کے فقیر نہ بنا۔[7] غریب، مفلس، کنگال، نادار، عاجز، بے چارہ وہ شخص جو بے حد خستہ حال ہو۔[8]

گداگری کا تاریخی پس منظر:

گداگری کا تاریخی پس منظر عہد نبوی ﷺ اور دور خلافت میں دیکھا گیا ہے، عہد نبوی ﷺ میں فقراء کے لیے وظیفہ کا تعین موجود تھا اور مسکینوں، فقراء کی مدد کی جاتی تھی، حضرت محمد ﷺ نے فرمایا سوال کرنے سے بہتر ہے کہ محنت سے روزی حاصل کی جائے۔

فقراء کا مرتبہ عہد نبوی ﷺ:

سہیل ابن ساعدی روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور ﷺ کے قریب ہو کر گزرا تو حضور ﷺ نے ایک شخص سے پوچھا جو آپ کے قریب بیٹھا تھا۔ تیرے نزدیک یہ شخص کیسا ہے، اس نے عرض کیا یہ شریف لوگوں میں سے ہے اور قسم ہے اللہ کی یہ اس لائق ہے کہ اگر پیغام بھیجے تو فوراً نکاح کر دیا جائے اور سفارش کرے تو قبول کی جائے، حضور ﷺ نے سن کو سکوت فرمایا پھر ایک اور شخص گزرا آپ ﷺ نے اس سے پوچھا یہ شخص کیسا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ فقراء مسلمین میں سے ایک فقیر ہے اور یہ ایسا ہے کہ اگر کہیں پیغام بھیجے تو کوئی قبول نہ کرے اور جو کسی کو سفارش کرے تو کوئی نہ سنے اور اگر بات کرے تو کوئی خیال نہ کرے، جیسے سارا عالم بھر جائے تو ان سب سے یہ اچھا ہے۔[9]

فقیر کی عبادت کی مثال:

امام المتقین سید ناز اہرین ابو الفر بشر بن الحارثؒ نے فرمایا کہ فقیر کی عبادت ایسی ہے جیسے خوبصورت عورت کے گلے میں موتیوں کا ہار اور مالدار کی عبادت کی مثال ایسی ہے جیسے کوڑے کرکٹ پر ہرا درخت۔

فقیر اور سرمایہ دار ایک صحابی کی نظر میں:

ابو الدرداءؓ نے فرمایا کہ مالدار کھا لیتے ہیں اور ہم بھی کھاتے پیتے ہیں اور وہ پیتے ہیں ہم بھی پیتے ہیں اور ان کے پاس جو زائد مال ہے نہ وہ اس سے متمتع ہوتے ہیں نہ ہم وہ بھی اسے دیکھتے ہیں اور ہم بھی دیکھتے ہیں قیامت کے دن ان سے حساب لیا جائے گا اور ہم ان سے بری ہوں گے اور فرمایا ہمارے مال دار بھائیوں نے کچھ انصاف نہ کیا کیونکہ وہ اللہ کے واسطہ ہم سے محبت کرتے ہیں اور دنیا کے مال و اسباب میں ہم سے علیحدہ رہتے ہیں ان پر ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ وہ تمنا کریں گے کاش ہم دنیا میں فقیروں کے مرتبے پر ہوتے اور ہمیں یہ خواہش نہ ہو گی کہ ان کی جگہ پر ہم ہوتے۔[10]

---

[6] فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات اردو جامع، ص ۶۲۳

Firozuddin, Maulvi, Firoz ul lughaat Urdu Jami, p. 623

[7] سید قاسم محمود، شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ۱۲۹۱

Syed Qasim Mahmood, Shahkar Islami Encyclopedia, 1291

[8] اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۱۵، ص ۴۴۳

Urdu Da'ira Maarif Islamia, vol. 15, p. 443

[9] یمنی، محمد عبد اللہ ابن اسعد، قصص اولیاء، مترجم فاضل عثمانی، ادارہ اسلامیات پبلشرز بک سیلرز لاہور، ص ۲۲۹

Yemeni, Muhammad Abdullah Ibn Asad, Qasas Awlia, translated by Fazil Usmani, Idara Islamiat Publishers Booksellers Lahore, p. 229

[10] یمنی، محمد عبد اللہ ابن اسعد، قصص اولیاء، مترجم فاضل عثمانی، ص ۲۳۰

عام فقیر کی بجائے فقیر سبیل اللہ کی فوقیت:

وہ فقیر جو پیشہ ور عام فقیر کو دینے کی بجائے فقیر کو فی سبیل اللہ کو فوقیت دی ہے: لِلْفُقَرَاۗءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ.[11] "یہ صدقہ ان ضرورت مندوں کے لیے ہے جو اللہ کی راہ میں رکے بیٹھے ہیں اور کسی طرف جانے کی طاقت نہیں رکھتے"۔ان فقراء پر خرچ کرتے ہو جو اللہ کی راہ میں روکے گئے ہیں جو جنگ و جہاد میں مصروف ہیں اور زمین پر کاروبار نہیں کرتے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک بھی عام فقیر کی بجائے عالم صوفی فقیر کو دینا بہتر سمجھتے۔[12]

مالدار و فقیر کے صدقہ میں فرق:

زید بن اسلمؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے: جب کوئی مالدار اپنے مال سے ایک لاکھ درہم نکال کر صدقہ دے اور کوئی فقیر ایسا ہو کہ اس کے پاس دو ہی درہم ہوں اور وہ اس میں سے خوش ہو کر ایک درہم صدقہ کر دے تو یہ ایک درہم والا فقیر اس لاکھ درہم والے سے اجر میں افضل ہے۔﴿اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ۭ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٧٩﴾[13] "اور جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے تو ان سے ہنستے ہیں، اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے"۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ: [افضل الصدقۃ جھد المقل][14]۔"سب صدقوں میں افضل صدقہ وہ ہے جو تنگدست آدمی اپنی مشقت اور سعی کے بقدر صدقہ کر دے"۔

فقراء کا مرتبہ:

ابن وہبؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار کے قبیلہ میں آگ لگ گئی تو قبیلے کے نوجوان پکار اٹھے کہ لوگو! دوڑو مالک بن دینار کے گھر کی خبر لو مالک دینار آئے اور فرمانے لگے جو ہلکے سامان والے ہیں وہ قیامت کے روز نجات پائیں گے اور فرمایا فقیر کا ایک درہم غنی کے ایک دینار سے فاضل و پاکیزہ ہے۔

فقیر کا پھٹا پرانا لباس:

بعض بزرگوں نے کہا کہ فقراء کا موٹا لباس صوف اور پیوند لگا ہوا جب وہ پہنتے ہیں ان کے لیے حسن و خوبصورتی ہے اور دوسرے کے لیے وہی لباس بدنمائی کا باعث ہے۔[15] صدقہ و خیرات کے باب میں گو فقراء اور مسکین میں مسلمانوں کی ترجیح ایک قدرتی باب ہیں تاہم حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں نا مسلمان ذمی مسکینوں کے حق کو بھی تسلیم کیا۔ قاضی ابو یوسف نے کتاب الخراج میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اندھا تھا اور دروازے پر کھڑا بھیک مانگ رہا تھا۔ حضرت عمرؓ نے پیچھے سے اس کے بازو پر ہاتھ مار کر پوچھا کہ تمہیں بھیک مانگنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس نے کہا

Yemeni, Muhammad Abdullah Ibn Asad, Qasas Awlia, translated by Fazil Usmani, pg 230

[11] القرآن ،۲: ۲۷۳

Al-Quran 2 : 273

[12] یمنی، محمد عبداللہ ابن اسعد، قصص اولیاء، مترجم فاضل عثمانی، ص ۲۳۰

Yemeni, Muhammad Abdullah Ibn Asad, Qasas Awlia, translated by Fazil Usmani, pg 230

[13] القرآن ،۹: ۷۹

Al-Quran 9 : 79

[14] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابو داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی الرخصۃ فی ذلک، رقم الحدیث: ۱۶۷۷

Abu Dawud, Sulayman ibn Ash'ath, Sunan Abu Dawud, Kitab al-Zakat, bab fi alrakhasta fi zalik, Hadith No.: 1677

[15] یمنی، محمد عبداللہ ابن اسعد، قصص اولیاء، مترجم فاضل عثمانی، ص ۲۳۶

Yemeni, Muhammad Abdullah Ibn Asad, Qasas Awlia, translated by Fazil Usmani, p.236

کہ میں جزیہ دینے اور اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے اور اپنی عمر کی وجہ سے بھیک مانگ رہا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے گھر لے جا کر اسے اپنے گھر سے کچھ دیا۔ پھر اسے خزانے کے امیر کے پاس بھیجا گیا اور کہا گیا کہ اسے اور اس جیسے لوگوں کو دیکھو۔ رب کریم کی قسم ہم انصاف کریں گے کیونکہ اگر ہم اس کی جوانی کی کمائی کھائیں اور بڑھاپے میں اس کا سہارا چھوڑ دیں۔ قرآن کریم میں غریبوں اور مسکینوں کے لیے صدقہ کی اجازت ہے، غریب وہ ہیں جو مسلمان ہوں اور یہ لوگ اہل کتاب میں سے ہیں، ان سے جزیہ نہ لیا جائے۔[16]

یہ اسلام کا عمومی فیصلہ ہے کہ زکوٰۃ کے علاوہ دیگر عام صدقات غیر مسلموں کو دیے جا سکتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ ایک یہودی خاندان کو صدقہ دیا، ام المومنین حضرت صفیہؓ نے اپنے یہودی رشتہ داروں کو ۳۰ ہزار کا صدقہ دیا، امام مجاہد نے ثواب کا کام بتا کر ایک مشرک رشتہ دار کا قرض معاف کیا۔ ابن جریح محدث کہتے ہیں کہ قرآن کریم نے "قیدیوں" کو کھانا کھلانے کو ثواب قرار دیا ہے اور ظاہر ہے کہ صحابہ کرام کے قبضے میں صرف مشرکین ہی قید ہوتے تھے۔ ابو میسرہ، عمرو بن میمون اور عمرو بن شرجیل عیسائی راہبوں کو صدقہ فطر سے مدد کرتے تھے۔[17] آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں حضرت عمرؓ نے اپنے مشرک بھائی کو تحفہ بھیجا اور خود حضور ﷺ نے کچھ لوگوں کو اپنے مشرک والدین سے صلح کرنے کی اجازت دی۔

ہر انسان خواہ وہ کتنا ہی مالدار کیوں نہ ہو، کبھی نہ کبھی اس پر ایسی کیفیت آتی ہے کہ اسے دوسروں کا محتاج ہونا پڑتا ہے اور اسے دوسروں سے مدد لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ انسانیت کے ناطے ہر رکن کا فرض ہے کہ وہ اپنے پریشان حال بھائی کی ہر ممکن مدد کرے اور اپنی موجودہ بہتر حالت پر فخر کرتے ہوئے کسی ضرورت مند کی ضرورتوں سے لاتعلق نہ رہے۔ قرآن پاک میں ہے کہ:" وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ"[18] "جن کے مالوں میں مانگنے والوں اور محروموں کے لیے حق ہے"۔ سائل مانگنے والے کو کہتے ہیں لیکن عام شہرت کی بناء پر سائل کے معنی صرف بھیک مانگنے کے لیے لینا ٹھیک نہیں ہے بلکہ اس سے ہر وہ ضرورت مند مراد ہو سکتا ہے جو تم سے کسی مالی مدد کا خواستگار ہو، محروم کی تشریح میں اہل تفسیر کا اختلاف ہے۔[19]

حضور اکرم ﷺ کا دستور:

حضور اکرم ﷺ کا دستور تھا کہ اکثر سوال سے باز رہنے کا حکم فرماتے کہ جو ہم سے مانگے تو اس کو ہم دیں گے اور جو بے پرواہی چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو بے پرواہ کر دے گا اور فرمایا کہ "جو ہم سے سوال نہ کرے وہ ہمارا زیادہ محبوب ہے"۔ حضرت عمرؓ نے ایک سائل کو سنا کہ بعد مغرب کے سوال کرتا تھا آپ نے اُس کی قوم میں سے کسی ایک کو فرمایا کہ اس کو کھانا دے دو، اس نے دیدیا، پھر آپ نے دوبارہ اس کو مانگتے سنا، آپ نے کہا ہم نے کہا نہیں تھا کہ اس کو کھانا دے دو، اس نے کہا میں نے اس کو کھلا دیا ہے، آپ نے سائل کی جو جھولی دیکھی تو روٹیوں سے بھری تھی، فرمایا تو سائل نہیں بلکہ تاجر ہے، پھر جھولی لے کر زکوٰۃ کے اونٹوں کے سامنے ڈال دی اور سائل کو درے مارے اور فرمایا پھر ایسا مت کرنا۔[20]

---

[16] ابو یوسف، یعقوب بن ابراہیم، کتاب الخراج، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور، ص ۲۷۳

Abu Yusuf, Yaqub bin Ibrahim, Kitab al-Kharaj, Maktaba Rahmaniyya Urdu Bazaar Lahore, pg 273

[17] شبلی نعمانی، سیرت النبی ﷺ، مجلس نشریات اسلام کراچی، ۱۹۸۲ء، ج ۶، ص ۳۴۱

Shibli Nomani, Seerat-un-Nabi (peace be upon him), Majlis-e-Nashriat Islam Karachi, 1982, Vol. 6, pg 341

[18] القرآن ، ۵۱: ۱۹

Al-Quran 51 : 19

[19] شبلی نعمانی، مولانا سیرت النبی ﷺ، ج ۶، ۲۱۴

Shibli Nomani, Seerat-un-Nabi (peace be upon him), Vol.4 , pg 214

[20] غزالی ابو حامد محمد، احیاء العلوم، ادارہ اسلامیات پبلشرز بک سیلر لاہور، ج ۴، ص ۳۴۷

Ghazali Abu Hamid Muhammad, Ihya Uloom, Idarah Islamiat Publishers Book Seller Lahore, Vol. 4, pg 347

عہد نبوی ﷺ میں زکوۃ کا نظام:

عہد نبوی ﷺ میں زکوۃ کا نظام موجود تھا۔ زکوۃ سے مراد صدقہ وخیرات دینا بالکل نہیں بلکہ بعض قرآن پاک کی آیتوں میں زکوۃ کا ذکر موجود ہے اور زکوۃ صرف مسلمانوں کو دی جاسکتی ہے غیر مسلموں کو نہیں دی جاسکتی۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں غریبوں کی مدد کی جاتی تھی، بلکہ بوڑھے غریب لوگوں کے لیے روزینہ (روزانہ کی بنیاد پر ملنے والا خرچ) مقرر ہوتا تھا۔[21]

وظیفہ کا تعین:

عہد نبوی ﷺ، خلافت راشد کے ادوار میں غریب، محتاج لوگوں کا وظیفہ مقرر تھا جب یہ سوال زیر غور تھا کہ خلیفہ المسلمین کا وظیفہ کیا ہونا چاہیے تو حضرت صدیقؓ نے دریافت فرمایا کہ مدینہ میں ایک مزدور کی کم سے کم روزانہ اجرت کیا ہے وہی اجرت آپ اپنے لیے بطور وظیفہ مقرر کرلی، آپؓ کے رفقاء میں سے کسی نے کہا کہ اتنی کم تنخواہ میں آپ کا گزارا کیسے ہوگا تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اس میں میرا گزارا اسی طرح ہوگا جس طرح اس مزدور کا گزارا ہوتا ہے اور اگر گزارا نہ ہوا تو میں اس مزدور کی اجرت بڑھا دوں گا تاکہ اس طرح سے وظیفہ بھی بڑھ جائے۔[22] اسلام نے معاشرے کی اجتماعی خوشحالی کے لیے قانون زکوۃ کو ایک لازمی ارکان قرار دیا، زکوۃ سے غریب افراد، مساکین، فقراء کی مدد کی جاتی تھی، زکوۃ کی آمدن کو بیت المال میں بھی جمع کیا جاتا اور اہل ضرورت پر خرچ کے لیے نکالا جاتا۔ زکوۃ کا مقصد معاشرے میں استحکام لانا تھا تاکہ امیر و غریب کے فرق کو ختم کیا جاسکے۔

دیگر مذاہب میں گداگری (فقیری) کا تصور:

اسلام نے دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے اور سوال کرنے سے منع ضرور فرمایا، دوسرے لوگوں کے سامنے سوال کرنے سے انسان کا وقار مجروح ہوتا ہے اور گداگری انسانیت کی توہین ہے اور عمومی طور پر اسلام حلال رزق کے حصول کو ضروری قرار دیتا ہے، محنت مشقت اور مزدوری سے اہل وعیال کا پیٹ پالنا مانگنے سے بدرجہا بہتر اور باعث رضامندی الٰہی ہے۔ اسلام ہمیشہ رزقِ حلال کمانے پر زور دیتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ "جب کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے یا کھیتی میں بیج بوتا ہے پھر اس کی فصل سے کوئی پرندہ انسان یا چوپایہ کھالیتا ہے تو اس پر بھی اس آدمی کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے"۔ دوسری حدیث میں ہے کہ "جو بندہ شام کو محنت مزدوری کرکے تھک ہار کر آتا ہے اور اسی حالت میں رات گزار دیتا ہے تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے کسی کے آگے بلا ضروری سوال کرنا اور مقصد مال جمع کرنا ہے تو ان لوگوں کے لیے قرآن وحدیث میں سخت وعید بیان ہوئی ہے۔

بدھ مت مذہب:

اسلام کے علاوہ دیگر تمام مذاہب میں بھیک مانگنے کو مذہبی تقدس حاصل ہے بدھ مذہب میں اس کے طالب کے لیے ضروری ہے کہ وہ میٹھی چیزوں، خوشگوار خوشبوؤں اور مستورات سے پرہیز کرے، جسم پر خوشبو نہ لگائے، سرمہ نہ لگائے، جوتے نہ پہنے، چھتری کا سایہ نہ کرے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے رزق کا بندوبست نہ کرے بلکہ مانگ کر اپنا رزق کمائے۔ بدھ مت کے پیروؤں کی نشانی ہے کہ وہ اموال وجائیداد سے دست کش ہوجائیں، کاسہ گدائی اٹھالیں اور بدھوؤں کی جماعت کے ساتھ مل کر سوال کرنے اور خیرات مانگنے پر زندہ رہیں۔[23] بدھ مت میں بھیک مانگنے کا مقصد کسی کا غلام اور مقروض نہ ہونا ہے۔ بدھ مت کے لوگوں کے حصول رزق کے لیے در در پھرنا پڑتا ہے۔ بدھ مت کے لوگ بھیک مانگنے کے وقت ایک خاص طریقہ اپناتے ہیں، بدھ مت کے لوگ سر منڈوا کر اور نارنجی رنگ کے کپڑے پہن کر ہاتھوں میں کشکول اٹھا کر بھیک مانگتے ہیں۔ درویش صبح صادق سے پہلے اٹھ

---

[21] حمیداللہ، خطبات بہاولپور، ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد، ۱۹۸۸ء، ص ۱۳۳

Hamidullah, Dr., Khutbat Bahawalpur, Idarah Tahqeeqat-e-Islami Islam Abad,1988, pg 133

[22] غلام احمد پرویز، شاہکار رسالت (عمر فاروق)، ص ۳۴۰

Ghulam Ahmed Parvez, Shahkar Risalat (Umar Farooq), pg 340

[23] عبدالقادر شیبۃ الحمد، اقوام عالم کے ادیان ومذاہب، مطبوعہ مسلم پبلی کیشنز، ص ۱۸۷

Abdul Qadir Shaybat Al-Hamd, Aqwam Alim ke Adiyan w Mazahib, Matbuah Muslim Publications Lahore, pg 187

جاتے ہیں، خانقاہ کی صفائی کرتے ہیں، پھر اپنے دلوں کو ذکر الٰہی سے پاک کرتے ہیں، پھر کشکول ہاتھ میں لے کر اپنے قائد کے ساتھ بھیک مانگنے نکلتے ہیں۔ سائل دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے گھر والے جھولی میں ڈال دیتے ہیں تو لے لیتا ہے ورنہ آگے چلا جاتا ہے، جب کھانے کے لیے کافی ہو جاتا ہے، واپس قیام گاہ کی طرف چلا جاتا ہے۔[24] بدھ مت واحد مذہب ہے جہاں لوگ دوسروں کی غلامی کی بجائے بھیک مانگتے ہیں اور لوگوں کے سامنے سوال کرتے ہیں جبکہ اسلام میں سوال کرنا طمع اور حرص کی غرض سے اس کے لیے سوال کرنا حرام ہے مگر کسی مجبوری کے تحت سوال کرنا جائز ہے۔

ہندو مذہب:

ہندو اپنے دیوی دیوتاؤں سے منسوب مقدس جگہوں پر "یاترا" کے لیے گیرو رنگ کے کپڑے، مختلف رنگوں کی پٹیاں بانسوں پر لٹکائے، راستے میں ضرورت کی چیزیں مانگتے ہوئے جاتے ہیں۔ ایسے لوگ گروہ در گروہ گھروں سے نکلتے ہیں، انہیں کھانا کھلانا بڑا کارِ ثواب سمجھا جاتا ہے۔ مسلمانوں میں بھی جاہل اور بدعقیدہ لوگ مزاروں پر لمبے لمبے سبز چوغے پہنے، لمبے بال، ڈھول بجاتے، قوالیاں کرتے، علی علی، ہو حق کے نعرے لگاتے راستے میں بھیک مانگتے جاتے ہیں۔ ہندوؤں کے ہاں برہمن اونچی ذات کے لوگ ہیں جو کمانے کے لیے کام نہیں کرتے بلکہ نچلی تینوں ذاتوں کے لوگ ان کی سیوا کرتے اور ان کے ہاں چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ مسلمانوں میں بھی عقیدہ لوگوں میں پیروں، سیدوں، وغیرہ کے ہاں چڑھاوے چڑھانا کارِ ثواب خیال کیا جاتا ہے۔ اس طرح اس گروہ کو فارغ رہنے اور مانگے تانگے کے چڑھاوے کھانے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ ہندوؤں کا خیال ہے کہ ہیجڑے کے منہ سے نکلا ہوا اچھا یا برا کلمہ پورا ہو کر رہتا ہے اور یہ کہ ہیجڑوں کا کام کمانا نہیں، گا بجا کر مانگنا ہے اور انہیں ناراض کرنا اپنے آپ کو مشکلات میں ڈالنا ہے۔ لہٰذا جب ہیجڑے مانگنے آئیں تو ان کو دینا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ یہی خیال جاہل اور بدعقیدہ مسلمانوں میں بھی پایا جاتا ہے۔[25]

سکھ مذہب:

سکھ لوگ گوردواروں میں پرسدہ پکا کر تقسیم کرتے ہیں اور یہ پرسدہ لوگوں کی دی ہوئی رقم اور اجناس سے پکایا جاتا ہے۔ بدعقیدہ مسلمانوں کے ہاں بھی گیارہویں شریف، میلاد شریف اور عرس کا کھانا متبرک سمجھا جاتا ہے اور یہ سب مانگ تانگ کر ہی اکٹھا کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں ہزاروں آستانے اور مزار ہیں جن پر ملنگوں اور چڑھاوؤں پر گذارہ کرنے والے مجاوروں کی ایک کثیر تعداد ہر وقت موجود رہتی ہے۔

پاکستان میں گداگری:

اسلام بنیادی طور پر حلال رزق کمانے کی ترجیح دیتا ہے۔ اسلام نے خودداری کی تعلیم دی ہے لیکن آج پاکستان گداگری بطور پیشہ کے رائج ہے جو کہ مسلمان قوم کے آزاد ملک کے لیے باعث شرم ہے۔ گداگری کی صورت حال پاکستان میں اس طرح ہولناک وخطرناک انداز میں پھیلی ہوئی ہے کہ آج کے دور میں اندھا، اپاہج اور محتاج ہی صرف بھکاری نہیں ہے بلکہ ایسے بہت سے لوگ دکھائی دیتے ہیں جنہوں نے گداگری کو منافع بخش پیشہ کے طور پر اختیار کر لیا ہے اور بعض افراد ایسے ہیں جو دوسروں کو متاثر کرنے کے لیے اور دلوں پر رقت طاری کرنے کی غرض سے قرآن کریم کی مبارک آیات کو ذریعہ بناتے ہیں۔

بعض افراد اپنی مجبوری یا معذوری سے فائدہ اٹھاتے ہیں اب گداگری کی اس فہرست میں بچوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان میں ایسے بچے جو جسمانی طور پر نقائص کا شکار ہوتے ہیں، مطلب یہ کہ جو کہ نارمل نہیں ہوتے جن کو {Rate} کہا جاتا ہے اور لوگ ایسے بچوں کو رقم دیتے ہیں کیونکہ وہ ان کو اللہ کی طرف سے دی گئی طاقت سمجھتے ہیں لیکن اب ایسے بچوں کو اغواکاروں کے گروہ ان کے پیچھے ہوتے ہیں جو ان کو بھیک مانگنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ پاکستان کے تمام شہروں کے بازار اور چوراہے پر بچوں، بچیوں، عورتوں، مردوں اور بزرگوں کی تعداد نظر آتی ہے جو ہر ایک آنے جانے والوں سے بھیک مانگتے ہیں۔

---

24 ایس۔ایم شاہد، تقابل ادیان، ایورنیو بک پیلس اردو بازار لاہور، ص ۵۴۵

S.M. Shahid, Comparison of Religions, Evernew Book Palace Urdu Bazaar, Lahore, pg 545

25 عبدالقادر شیبۃالحمد، اقوام عالم کے ادیان و مذاہب، ص ۱۸۷

Abdul Qadir Shaybat Al-Hamd, Aqwam Alim ke Adiyan w Mazahib, pg 187

اسلام نے محنت کشی کی تاکید کی ہے اور روزی کمانے کے لیے جدوجہد کو گناہوں کا کفارہ کہا ہے۔ دین اسلام مومن کے لیے چاہے وہ کتنا ہی فقیر و مسکین ہو یہی پسند کرتا ہے کہ وہ باعزت اور ہر لحاظ سے مضبوط و مستحکم رہے، اسلام صدقات اور خیرات کو پسند کرتا ہے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اگر واقعی کسی کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ایسے لوگوں کی مدد کریں جو اس کے ساتھ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے لیے تیار ہوں۔ گداگری کے خلاف باقاعدہ تحریک چلائی جائے۔ اگر معاشرے میں موجود لوگ ایسے گداگروں کی مدد کرنے سے اجتناب کریں جو خیرات کے مستحق نہیں تو اس سے نہ صرف گداگری کو کنٹرول کیا جا سکے گا بلکہ گداگری میں شامل ٹھیکدار مافیا کو کاروباری نقصان بھی ہو گا، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ معاشی بحران کے باعث لوگ گداگری کرنے پر مجبور ہیں، یہ بات مکمل طور پر ٹھیک نہیں اور اگر ٹھیک ہے تو لوگوں کی مدد وقتی طور پر ہونی چاہیے نہ مستقل بنیادوں پر گداگری کو باقاعدہ پیشے کی صورت دی جائے۔

گداگری انسانیت کی توہین:

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان پاک ہے: "اگر کوئی شخص لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر) بیچنے کے لیے (لیے پھرے تو وہ اس سے اچھا ہے کہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ پھر خواہ اسے کچھ دے یا نہ دے"۔[26] اسلام کسب معاش کا درس دیتا ہے، محنت، مشقت اور مزدوری کر کے اہل و عیال کا پیٹ پالنا مانگنے سے بدرجہا بہتر اور باعث رضامندی الٰہی ہے۔ دوسرے کے سہارے جینا غیرت کے منافی ہے۔ آج کل کے معاشرے میں گداگری پیشہ کے رائج ہے جو کہ مسلمان قوم کے لیے باعث شرم ہے۔ آج کے دور میں اپاہج، اندھا، محتاج ہی صرف بھکاری نہیں بلکہ اب ایسے بہت سے لوگ دکھائی دیتے ہیں جنہوں نے گداگری کو منافع بخش کاروبار بنالیا ہے جو کہ انسانیت کی توہین ہے جبکہ اسلام مومن کے لیے چاہے وہ کتنا ہی فقیر و مسکین ہو یہی پسند کرتا ہے کہ وہ باعزت اور ہر لحاظ سے مضبوط و مستحکم رہے۔

بھیک مانگنا ایک جرم:

پاکستان میں گداگری کی بڑھتی ہوئی شرح ملکی سالمیت کے لیے خطرے کا باعث ہو رہی ہے، بیک مانگنا ایک جرم بن گیا ہے، بھیک مانگنے سے بہت سے برائیاں جنم لے رہی ہیں، بھیک مانگنے سے کسی کی ضرورت پوری نہیں ہوتی بلکہ یہ پیشہ ور گداگروں کو پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے۔ بھکاریوں کے لیے بھیک ملنے سے بھکاریوں کی تعداد میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اضافہ ہوتا ہے اور پیشہ ور بھکاری اپنے بچوں کو اس مکروہ کاروبار اور جرم کی طرف لے آتے ہیں اور اس طرح سے بچے جو قوم کا مستقبل ہوتے ہیں ان کو جرائم پیشہ افراد اپنے مذموم مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں پھر بچہ دوسرے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے جو کہ دامن تک پہنچ جاتا ہے اور اگر بھکاریوں کو بھیک نہ دی جائے تو معاشرے کا تحفظ ہو سکتا ہے، بھیک دے کر بہت سی بیماریاں اور برائیاں جنم لے رہی ہیں اگر پیشہ ور بھکاریوں کو بھیک ملتی رہی تو یہ ملکی سالمیت کے لیے بہت زیادہ خطرناک ثابت ہو گی۔

پاکستان میں بھیک مانگنے کی اقسام:

مستحق افراد امداد کے حقدار ہوتے ہیں لیکن آج کل بھیک مانگنے کے لیے بہت سے لوگوں نے مختلف روپ دھار لیے ہیں اگر ہم اس کا جائزہ دوسرے ممالک سے لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے بھیک مانگنے یا رقم وصول کرنے کے لیے کئی روپ دھارے جا سکتے ہیں جیسا کہ یورپ میں بعض افراد ایسے ہیں جو اپنی فنکارانہ صلاحیت کے بل بوتے پر رقم وصول کرتے ہیں ان کا خاص طریقہ کار ہوتا ہے وہ بازار یا چوراہے پر کھڑے ہو کر میوزک بجاتے ہیں اور اپنی فنکارانہ صلاحیت کو استعمال کرتے ہیں اور لوگ ان کی فنکارانہ صلاحیت پر ان کے پاس رکھے گئے باکس میں رقم ڈال دیتے ہیں یہ بھی بھیک مانگنے کے زمرے میں آتا ہے۔

اگر مذہب میں دیکھیں تو بدھ مت کے لوگوں کا خاص طریقہ کار ہوتا تھا وہ لوگ خاص قسم کا نارنجی لباس، سر منڈوا کر، ہاتھ میں کشکول لے کر بھیک مانگنے نکلتے ہیں۔ اگر اپنے اردگرد کے معاشرے پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ پاکستانی معاشرے میں بھیک منگوں کی باقاعدہ تربیت گاہیں ہیں جہاں انہیں مختلف انداز سے طریق ہائے گداگری سکھائے جاتے ہیں۔ کچھ افراد پیدائشی معذور یعنی اندھے، لنگڑے، ہاتھوں سے معذور ہوتے ہیں اور بہت سے جلدی بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں اور اپنی اس معذوری کو فائدہ سمجھ کر بھیک مانگتے ہیں۔ بعض افراد (نوسرباز قسم کے فقیر) پیدائشی معذوری کے متبادل کے طور

---

[26] صحیح بخاری، کتاب الزکوۃ، باب الاستغاف عن المسالہ، رقم الحدیث: ۱۴۷۰
Sahih Bukhari, Kitab al-Zakat, Bab Alastaghaf an Almasalah, Hadith No.: 1470

پر خود کو اندھا، ہاتھوں سے معذور بنا لیتے ہیں الغرض جسم کے مختلف حصوں پر پٹیاں باندھی ہوتی ہیں جن پر سرخ رنگ کا خون رسنے کا تاثر پیدا کرتا ہے تاکہ لوگوں کے دلوں میں ہمدردی پیدا ہو۔ پاکستان کے مختلف شہروں کے چوراہوں پر بعض نوجوان لڑکے قرآنی آیات کو لے کر لوگوں کے پاس جا کر چندہ کی اپیل کرتے ہیں۔ گلی، محلہ، سکول، کالج، ہسپتال، ریلوے اسٹیشن پر، بس اڈا بلکہ بس کے اندر بھکاری روپ دھارے اپنے فن کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں، مثال کے طور پر ایک آدمی جو نہایت بڑے ادب سے السلام علیکم بھائیو! میں بھکاری نہیں قسمت کا مارا انسان ہوں، اچھا خاصا کاریگر تھا، راج گری (معمار) کرتا تھا کام کرتے کرتے گرا، ٹانگ اور ہاتھ ٹوٹنے سے بیکار ہو گیا ہوں، پانچ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، لہٰذا میری مدد کرو۔

بھیک مانگنے کے لیے مردوں کے ساتھ ساتھ اب عورتوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ برقع پوش خواتین بازاروں، سڑکوں پر بھیک مانگتی نظر آتی ہیں، بعض برقع پوش عورتیں ہاتھ میں رقعہ (کاغذ) لیے پھرتی ہیں جس پر لکھا ہوتا ہے کہ میں بیچاری غریب ہوں، میرا خاوند معذور ہے یا نشے کا عادی ہے میری جوان بچیاں ہیں ان کی شادی کرنی ہے، کمانے والا کوئی بھی نہیں ہے، ایسے درد بھری آواز میں کہتی ہیں کہ بھائیو! میری مدد کرو، ایسی خواتین پچھلے کئی سالوں سے اپنی بچیوں کا کہہ کر بھیک مانگتی نظر آتی ہیں۔ اکثر بھکاری خاص طور پر مرد حضرات عموماً دوپہر بارہ بجے گھروں پر دستک دیتے ہیں اس وقت گھر کے مرد گھر پر نہیں ہوتے۔ ایک کمپوز شدہ انگریزی یا اردو پرچہ گھر میں دیتے ہیں جن پر کچھ اس طرح لکھا ہوتا ہے: "میری بہن کو گلے سے لے کر جگر تک کینسر ہو چکا ہے۔ جس کا کافی جگہ پر علاج کروایا، ڈاکٹر کینسر ہی بتاتے ہیں، ابھی ڈاکٹروں نے دوائیاں لکھ کر دی ہیں جو کہ ایک ہفتہ کے بعد پانچ ہزار کی لینا پڑتی ہیں جو کہ ہم برداشت نہیں کر سکتے، اگر دوائی وقت پر نہ ملے تو بہت پریشانی ہوتی ہے اور خون کی الٹی آجاتی ہے، میری بہن آپ سے اپیل ہے کہ آپ میرے ساتھ تعاون کریں تاکہ بہن کی دوائی لے سکوں، براہ مہربانی اس نوٹس کو پڑھ کر واپس کر دیں، شکریہ، آپ کی مہربانی ہو گی۔

بھکاریوں نے بھیک مانگنے کے لیے مخصوص قسم کے فقرے بنائے ہوئے ہیں اور انہیں اس انداز میں کہتے ہیں کہ سننے والے کا دل اس کی مدد کرنے کو چاہتا ہے، فقیروں کی ایک دعا جیسا کہ "اللہ کے نام پر کچھ دے دو بابو، اللہ آپ کو حج کروائے، اگر کہیں گھومتے پھرتے کسی جوڑے کو دیکھ لیا تو فقیر کی آواز سنائی دے گی "اللہ جوڑی سلامت رکھے، اللہ مزید خوشیاں لائے، دوھوں نہاؤ، پوتو کھیلو"۔ آج کل موبائل یوزر فقیر کو اگر معمولی سی خیرات مل جائے تو وہ اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ایک انداز شاہی سے اپنے کشکول یا جیب میں ڈال کر اگلے شکار کی طرف چل پڑتے ہیں۔ پاکستان میں بھیک مانگنے کا ایک نیا رجحان نظر آتا ہے وہ "Hijra Begging" ہے یہ لوگ مختلف قسم کی حکمت عملی سے لوگوں کو متاثر کرتے، تالیاں بجا کر اور مختلف قسم کے اسٹائل دکھا کر۔ وہ ایسا تب تک کرتے ہیں جب تک ان کو کچھ دے نہ دیا جائے۔ [27]

گداگری اور مافیا (گروہ):

پاکستان میں گداگری باقاعدہ کاروبار کی حیثیت اختیار کر چکی ہے، گداگر پاکستان کے ہر شہر، گاؤں، بازاروں، درباروں اور چوراہوں پر ان کی کثیر تعداد پائی جاتی ہے۔ ان میں مختلف طرح کے لوگ شامل ہوتے ہیں آپ کو اس میں ایک معذور طبقہ ملے گا جو اپنی جسمانی کمزوریوں کے باعث مدد چاہتا ہے حالانکہ بہت سے معذور افراد اپنی انا اور خودداری کے پیش نظر ہاتھ پھیلا کر جینے کی بجائے محنت مزدوری کر کے زندگی گزار رہے ہیں، ان میں ایسے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں جو بہت زیادہ عمر رسیدہ ہو چکے ہیں اور ان کے جسم میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ محنت و مشقت کر سکیں، ایسے لوگ واقعی امداد کے مستحق ہیں۔

بعض افراد ایسے بھی ہیں جو کہ نہ تو جسمانی طور پر معذور ہیں اور نہ ہی عمر رسیدہ ہیں لیکن ہاتھ پھیلانے میں کوئی ذلت نہیں سمجھتے، ان لوگوں نے بھیک مانگنے کو اپنے روزگار کا وسیلہ بنا لیا ہے ان میں بہت سے ماہرانہ اور پیشہ ور فقیر ہوتے ہیں جو براہ راست مانگتے ہیں اور دل دہلا دینے والی کہانیاں سناتے ہیں ان کا دعویٰ ہوتا ہے کہ یہ پیشہ ور بھکاری نہیں ہے لیکن کسی المیے کی وجہ سے مانگ رہے ہیں۔ ان کے المیوں میں پیسہ کی ضرورت جو کہ بیماری کے لیے چاہیے، والدین کے لیے، بچوں، ان کے ساتھ ہونے والی حادثات، بیروزگاری اور اس قسم کی کئی وجوہات شامل ہوتی ہیں۔ بہر حال دورِ جدید میں گداگروں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے بلکہ اب اس میں باقاعدہ مافیا بھی شامل ہو گیا ہے جو عملی طور پر گداگری اور پیشہ میں ٹھیکداروں کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

[27] www.sfy.com

انہوں نے ٹھیکداری کے نام پر باقاعدہ ایسوسی ایشن بنائی ہوئی ہے یہ بہت زیادہ طاقتور ہوتے ہیں ان کے تعلقات مقامی پولیس اور انتظامیہ سے کافی گہرے ہوتے ہیں۔

مافیا گروہ معذور بچوں کو اغوا کرتے ہیں اور ان سے گلیوں میں بھیک منگواتے ہیں اور ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو مختلف چوراہوں، مقامات سے بچے اٹھاتے ہیں اور ان گداگروں میں بعض افراد وہ ہوتے ہیں جو مختلف چوراہوں پر بچوں کے ذریعے منشیات فروشی اور اسمگلنگ جیسے کاروبار کو بھی چلارہے ہیں۔ ٹھیکیدار بچوں کو جان بوجھ کر معذور بناتے ہیں تاکہ معذور بچوں کے نام پر زیادہ سے زیادہ خیرات اکٹھی کی جاسکے، ان ٹھیکداروں نے ایک اور نیا کھیل متعارف کرایا ہے۔ جس کے تحت چھوٹے اور معصوم بچوں کے ماتھے پر مختلف نشان اور کریمیں لگا کر یہ ثابت کرتے ہیں کہ بچہ عملی طور پر جل گیا ہے۔ نشانات اس قدر بھیانک ہوتے ہیں کہ دیکھنے والا بھی عبرت حاصل کرتا ہے اور اس پر ترس کھاتا ہے، اگر کوئی صاحب ثروت ہے تو وہ اس کو کثیر رقم دیتا ہے۔ ان بچوں سے رقوم مافیا گروہ والے لے لیتے ہیں اور بہت کم پیسے بچوں یا ان کے والدین کو دیتے ہیں اور شام کو فارغ ہونے کے بعد یہ ٹھیکیدار معصوم بچے سے اپنی خدمت بھی کرواتے ہیں۔ مافیا گروہ نے پسماندہ خاندانوں کے بچے 5000 سے 10000 روپے کے عوض خرید لیتے ہیں اور مہینہ کے ہزار روپے ماہوار دیتے ہیں۔[28]

بھکاری بچے:

اگر ہم فقیرانہ زندگی کا تصور کریں تو یہ بہت زیادہ المیہ ناک ہوگا کہ بچے ٹریفک اشاروں پر پھول، غبارے ہاتھوں میں لیے کھڑے ہوتے ہیں، ان میں اکثر بچے اپنی مرضی سے بھیک نہیں مانگ رہے ہوتے ہیں، یہ بچے کسی مجبوری کے تحت لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے ہوتے ہیں۔ بچے مافیا گروپ کے تحت کام کر رہے ہوتے ہیں۔ بچے سڑکوں پر ہاتھ میں وائپر لے کر گاڑیاں صاف کرنے یا اخبار بیچنے، کھلونے، پھول، اس قسم کی چیزیں لے کر بیچ رہے ہوتے ہیں اور وہ لوگوں کے پاس جا کر ان کو خریدنے پر مجبور کرتے ہیں وہ تب تک لوگوں کو تنگ کرتے ہیں جب تک ان کو کچھ دے نہ دیا جائے، کچھ بچے جب کسی عورت کو کار میں بیٹھے دیکھتے ہیں تو دوڑتے ہوئے جاتے ہیں کیونکہ عورت مردوں کے مقابلے میں دل کی نرم ہوتی ہے تاکہ وہ اس پر ترس کھائے اور کچھ رقم بھی اس کو دے دے۔ یہ بھکاری بچے معاشی مسائل کا شکار ہوتے ہیں۔ بچوں کی بڑی تعداد جو بنیادی طور پر یہ سب کرنے کا باعث ہوتی ہے وہ طاقت اور دولت کے مسائل ہیں۔

در حقیقت قوم کی دولت ایک صحت مند ڈھانچہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ طاقت ور ہوتا ہے۔ ہمارے ملک کے بہت سے بچے جو کہ بہت زیادہ غربت کا شکار ہوتے ہیں یہ بہت زیادہ اداس نظر آتے ہیں جب ٹریفک اشارے پر لوگوں سے کچھ مانگنے آتے ہیں تو یہ بچے تھوڑی سی رقم کا مطالبہ کرتے ہیں اور اگر ان کے کشکول میں کوئی پیسہ نہ رکھے تو مافیا گروہ بچوں کو تشدد کا نشانہ بناتے ہیں، اگر لوگ رقم کشکول میں ڈالتے ہیں اور یہ رقم مافیا گروہ لیتے ہیں اور بچوں کو بہت کم پیسے ملتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق بچہ دن میں 500 سے 1000 روپے کما لیتا ہے اور ان کو اس رقم میں سے 50 یا 100 روپے دیئے جاتے ہیں۔ بھکاری بچوں کے بہت زیادہ مسائل ہوتے ہیں، بہت سے بچے اپنے گھر کو اس لیے چھوڑ دیتے ہیں کہ گھریلو تشدد، نفسیاتی، معاشی مشکلات کا شکار ہوتے ہیں، بھکاری بچوں کو تین بڑے مسائل کا سامنا ہوتا ہے، جن میں سماجی، جسمانی اور نفسیاتی مسائل شامل ہیں۔

سماجی مسائل:

سماجی مسائل میں سب سے پہلے غربت اور ناخواندگی ہے، ان کے پاس کھانے کے لیے پیسے نہیں ہوتے، مطلب بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لیے رقم نہیں ہوتی تو وہ سکول کے اخراجات کیسے برداشت کر سکتے ہیں، غربت کی وجہ سے بچے مانگنے پر مجبور ہیں، بچوں میں بھکاری بننے کی وجہ میڈیکل، تعلیمی اور سماجی سہولتوں کی فراہمی کا نہ ہونا بھی ہو سکتا ہے، اس وجہ سے بھکاری بچے صحت میں کمزور ہوتے ہیں، ناخواندہ ہوتے ہیں اور اپنی مہارت نہ ہونے کے باعث ضرورت کے پیش نظر کام ڈھونڈتے ہیں۔ بعض جگہوں پر بچوں کے ساتھ ذہنی، جسمانی تشدد بھی کیا جاتا ہے، عام تشدد کے ذرائع میں پولیس، مافیا، گروہ اور

[28] https://swd.punjab.gov.pk/beggars_rehabilitation

منشیات بیچنے والے ہیں جو کہ جنسی استحصال اور جنسی کاروبار کرتے ہیں۔ معاشرے کا بچوں کے ساتھ سلوک بھی مشکلات کا باعث بنتا ہے، عام طور پر عوام یہ خیال سمجھتی ہے کہ فقیر بچوں کے ساتھ والہانہ تشدد کیا جاتا ہے اور نہ ان کے ساتھ اخلاقی طور پر بات چیت ہوتی ہے، جس کی بناء پر وہ احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں حالانکہ بچے معاشرے سے محبت کے طلب گار ہوتے ہیں، جب معاشرہ ان کی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کرتا تو وہ دہشت گرد، لٹیرے اور ڈاکو بن جاتے ہیں۔ معاشرے کے اس منفی رویہ کی وجہ سے معاشرہ کی ترقی میں اضافہ نہیں ہوگا۔[29]

جسمانی مسائل:

کچھ بھکاری بچوں کے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہوتا، ان کے پاس ٹھیک طرح سے خوراک نہیں ملتی، یہی وجہ ان کو مختلف بیماریوں کا شکار کرتی ہے، بھکاری بچے بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں جیسا کہ تپ دق، جلدی بیماریاں، دانتوں کے مسائل اور ایسی کوئی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں اگر بیماریوں کا علاج کیا جائے اور ان کی بنیادی ضروریات پوری کی جائیں تو یقیناً بچے بھیک مانگنے کی طرف راغب نہیں ہوں گے۔

ذہنی مسائل:

بہت سے واقعات وحالات ایسے ہوتے ہیں جو بچوں کو گلی میں بھیک مانگنے کے لیے دھکیلتے ہیں، مثال کے طور پر گھریلو پس منظر بچوں کو بھیک مانگنے کے لیے دھکیل دیتا ہے، بھکاری بچے بڑے شہروں کی طرف ہجرت کرتے ہیں، ضلع سے ضلع کی طرف بھیک مانگنے کے لیے جاتے ہیں یا شہروں کے درمیان بعض اوقات بچے کسی کی پسند پر یہ کاروبار کرتے ہیں لیکن دوسری طرف پولیس سے بچنے کے لیے دوسرے شہروں میں چھپتے ہیں، اس طرح سے وہ کوئی اقسام کی ذہنی بیماریوں میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔

بچوں میں بھیک مانگنے کی وجہ:

جب ان بھکاری بچوں سے کہا جاتا ہے کہ بھیک کیوں مانگ رہے ہو تو معصومیت سے جواب دیتے ہیں کہ ہم لوگوں نے پیسے والدین کو دینے ہوتے ہیں، پاکستان میں جو بچے غربت سے نیچے کی لکیر پر زندگی بسر کر رہے ہیں وہ سکول نہیں جاتے، صرف بھیک مانگتے ہیں ان کا دن مانگنے سے شروع ہو کر، مانگنے پر ہی ختم ہوتا ہے، ایک معصوم بچہ اس وجہ سے مانگ رہا ہوتا ہے کہ گھر کی آمدن اتنی نہیں ہے کہ اس کو تین ٹائم کا کھانا دے سکیں۔ تاہم کچھ والدین کے خیال میں بچوں کے لیے بھیک مانگنا بہت آسان ہے، بچے اللہ کے نام پر مانگتے ہیں، بچے مختلف قسم کے طریقے بھیک مانگنے کے استعمال کرتے ہیں۔

پاکستان میں بچوں کا بھیک مانگنا ایک برا فعل تصور کیا جاتا ہے لیکن ہر بھیک مانگنے والے بچے کے پیچھے بہت سی وجوہات ہوتی ہیں۔ پاکستان میں خاص طور پر ملتان فقیروں سے بھرا ہوا ہے، جہاں ایک شخص (فرد) بھکاری بن سکتا ہے ان میں کئی اپنے آپ کو انسان سمجھنا بھول جاتے ہیں اور اپنے آپ کو جانور سے کمتر تصور کرتے ہیں۔ بہت سے بچے بھیک اس لئے مانگتے ہیں تا کہ اپنی زندگی کو بہتر بنا سکیں۔ فقیر اپنی فیمیلی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کماتے ہیں، کچھ بچے سکول جانے کے لیے مانگتے ہیں لیکن ایسا کرتے نہیں ہیں۔ کچھ بچے پناہ کی تلاش میں گھر سے نکلتے ہیں کیونکہ ان کے پاس جھونپڑیاں ہوتی ہیں وہ بھی بہت سے افراد سے بھری ہوتی ہیں کیونکہ فیملی بہت بڑی ہوتی ہے اور جھونپڑیاں ان کے لیے ناکافی ہوتی ہیں۔ بہت سے بچے جھونپڑیوں کی نسبت گلی میں رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ یہی وجوہات ہیں جس کی بنا پر بچے گھر سے باہر نکلتے ہیں۔

ہم ہر روز بھکاری بچوں کی بڑی تعداد کو سڑک پر دیکھتے ہیں، یہ بچے ماں باپ کے جھگڑوں اور معاشی مسائل کا شکار ہوتے ہیں، یہ مدد کے طلب گار اور پبلک کے سہارے کے منتظر ہوتے ہیں۔ بعض بچوں کے والدین (جنہوں نے بچوں کو کرائے پر لیا ہوتا ہے) وہ ان کو انفرادی یا گروہ یا پارٹی کی شکل میں بچوں کو بھیک مانگنے کے لیے بھیجتے ہیں۔ یہ والدین بچوں کے ساتھ نارواسکول رکھتے ہیں وہ ان بچوں کے ذریعے سے ڈرگ کا کاروبار کر رہے ہوتے ہیں یہ والدین (مافیا

[29] Kamran Ishfaq, The Determinants of child begging in Pakistan (A case study of Multan City, department of sociology, BZU Multan. Session 2004-2006, p 25

گروپ)ان کے والدین سے بچوں کے تحفظ، خوراک اور بہتر زندگی مہیا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں تاکہ یہ بچے اکیلے پن کا شکار نہ ہوں اور لوگوں سے مدد کی اپیل نہ کریں۔[30]

اسلام کی نظر میں بھکاری بچے:

اسلام میں بھیک مانگنا برا فعل سمجھا جاتا ہے اور محنت و مشقت کرنے پر زور دیا گیا ہے جبکہ بچوں میں امتیازی سلوک کیا جاتا ہے، بچوں کو ہر معاشرے میں مختلف قسم کے ظلم و زیادتی کا نشانہ بنایا جاتا ہے جیسے گھر اور سکولوں میں جسمانی تشدد، اغوا، منشیات میں استعمال، جنسی استحصال، گداگری اور جنسی تشدد، مشقت وغیرہ شامل ہے۔ قرآن و حدیث میں بچوں کے ساتھ حسن سلوک اور شفقت کرنے پر زور دیا گیا ہے کہ بچے کے ساتھ رحم اور شفقت کا برتاؤ کیا جائے، چھوٹوں پر رحم اور بزرگوں کی عزت کی جائے جہاں والدین سے فرمانبرداری کا ذکر ہے وہیں اولاد کے حقوق کا ذکر بار بار آیا ہے، والدین پر اولاد کے حقوق ہیں جن کو پورا کرنا والدین کا فرض ہے اگر والدین اپنی اولاد کی طرف سے بے توجہی کرتے ہیں تو بہت سے معاشرتی مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں اس سے معاشرتی مسائل کے بعد پیدا ہونے سے پہلے ختم کرنا ضروری ہے، اسلام بچے کی پیدائش کے بعد حقوق کی بات نہیں کرتا بلکہ پیدائش سے پہلے بچوں کی بقاء اور تحفظ کے حقوق کی بات کرتا ہے تاکہ پیدائش سے قبل والدین ان کا شریعت کے مطابق خیال رکھیں۔[31]

پاکستان میں گداگری کے اسباب:

پاکستان میں گداگری میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے جو کہ ملکی سالمیت کے لیے خطرے کا باعث ہے۔ لوگوں کی بھیک مانگنے کی عادت کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔ کچھ افراد مجبوری کے تحت بھیک مانگتے ہیں اور آج کل گداگری کو پیشہ کی صورت میں اختیار کر لی گئی ہے، پاکستان میں گداگری کے بہت سے اسباب (وجوہات) سامنے آتے ہیں۔

غربت:

پاکستان میں غربت میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے جو کہ گداگری کا سبب بن رہی ہے، غریب خاندان جو اپنی ضروریات زندگی کو پورا نہیں کر سکتے وہ معاشی پسماندگی کا شکار ہوتے ہیں، زندہ رہنے کے لیے خوراک، لباس، مکان اور ضروریات زندگی کی ضرورت ہوتی ہے، غریب لوگ اپنی خوراک کو حاصل کرنے کے لیے تگ و دو کرتے ہیں لیکن آج کل مہنگائی اتنی زیادہ ہے کہ غریب افراد کے لیے دو وقت کی روٹی کا ملنا مشکل ہو گیا ہے۔ ایسے گھر کے افراد زیادہ ہوتے ہیں لیکن گھر کا خرچہ کرنے کے لیے صرف ایک فرد کام کر رہا ہوتا ہے جو گھر کا خرچہ چلا رہا ہوتا ہے لیکن اس کی آمدن سے گھر کی ضروریات پوری نہیں ہو سکتیں تو ایسے افراد معاشی حالت کے پیش نظر دوسرے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے پر مجبور ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق 15.48 ملین لوگ غربت سے نیچے کی لکیر پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔

خواندگی:

پاکستان میں خواندگی کی شرح بہت کم ہے پاکستان کی کل آبادی میں 50% لوگ خواندہ ہیں اور باقی 50% ناخواندہ ہیں اس کی بڑی وجہ روزگار کا نہ ہونا ہے اور اگر لوگ پڑھ لکھ جاتے ہیں لیکن بعد میں روزگار نہیں ملتا اور بعض لوگوں کے خیال میں یہ پیسے کا ضیاع ہے، پاکستان کی کل آبادی کا پچاس فیصد پڑھے لکھے ہونا ہمارے لیے باعث شرم ہے۔ پاکستان کو خواندگی کی شرح کو مزید بہتر بنانا ہو گا، اگر پاکستان کے صوبہ کے لحاظ سے شرح دیکھی جائے تو وہ علاقے (سرحد، بلوچستان، سندھ) تو یہاں بہت ہی کم ہے۔ پنجاب حکومت نے خواندگی کی شرح کو بہتر بنانے کے لیے بیوروکریٹ، سیاسی، فیڈرل ذرائع کا استعمال کیا۔

---

[30] Kamran Ishfaq, The Determinants of child begging in Pakistan (A case study of Multan City, Session 2004-2006 department of sociology, BZU Multan.

[31] بچوں کے حقوق قرآن وحدیث کی روشنی میں (کتابچہ) سوشل ویلفیئر وویمن ڈویلپمنٹ اینڈ بیت المال ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب ، ص 10
Children's Rights in the Light of the Quran and Hadith (Booklet) Social Welfare Women Development and Baitul Mal Department Government of Punjab, pg 10

اگر دوسرے ممالک کو دیکھا جائے تو پاکستان سے زیادہ خواندگی کی شرح پائی جاتی ہے، ہر کوئی 2+2=4 تو جانتا ہے لیکن یہ پاکستان کی خواندگی کی شرح 100% نہیں ہو سکتی یہ حقیقت تو نہیں ہو سکتی لیکن ایک خواب ہو سکتی ہے۔[32]

آبادی:

پاکستان میں گداگری کی بڑی وجہ آبادی کا تیزی سے بڑھنا بھی ہے۔ 2021 کے اقتصادی سروے کے مطابق پاکستان کی آبادی کی سالانہ شرح نمو 1.9 فیصد ہے جبکہ اقوام متحدہ کی آبادی کونسل کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں سالانہ شرح نمو 2.8 فیصد ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ ہر آٹھ سیکنڈ میں ایک شخص بڑھ رہا ہے۔ جس طرح آبادی کی شرح افزائش بڑھ رہی ہے اس سے ملکی سالمیت کے لیے خطرہ ہو سکتی ہے۔

بیروزگاری:

پاکستان میں گداگری کی اہم وجہ روزگار کا نہ ہونا ہے، اگر پڑھے لکھے افراد ہیں تو ان کے لیے روزگار نہیں ہے اگر یہ روزگار ہے تو مہارت کی کمی ہے جس کی وجہ سے بعض افراد بیروزگاری کا شکار ہیں۔ لوگ صنعتی علاقے میں چھکڑا (گاڑی) کھینچنے کی حیثیت سے کام کرتے ہیں یا ہوٹلوں میں برتن صاف کرتے ہیں، 12 سے 15 گھنٹے دن میں کام کر کے 100 یا 200 روپے کماتے ہیں جو بد قسمتی سے کھانا خریدنے کے لیے بھی ناکافی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگوں کو اتنے گھنٹے کام کرنے کے وہی تھوڑے سے پیسے ملتے ہیں جو کہ ان کی ایک وقت کی روٹی بھی پوری نہیں ہو سکتی اور اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے گداگری کرتے ہیں یا مافیا کے گروہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

قدرتی آفات:

پاکستان میں بڑھتی ہوئی گداگری کی ایک وجہ قدرتی آفات کا ہونا بھی ہے، پاکستان میں قدرتی آفات جیسے زلزلہ، سیلاب، طوفان، بارش وغیرہ بھی گداگری کا سبب بنتے ہیں، جیسا کہ 2005ء میں پاکستان میں زلزلہ آیا جس سے لاکھوں لوگ لقمہ اجل بنے اور لاکھوں لوگ بے گھر ہوئے، زلزلہ آنے کے سبب سب کچھ تباہ و برباد ہو گیا لیکن جو لوگ اس سے متاثر ہوئے تھے وہ امداد کے مستحق تھے لیکن پیشہ ور بھکاریوں نے بھی زلزلہ کے علاقے میں چلے گئے اور وہاں مختلف روپ دھار کر روپیہ پیسہ اکٹھا کرتے رہے۔

فیملی میگزین 2009ء کی رپورٹ کے مطابق: قدرتی آفات آجانے کے بعد بھکاریوں کے کاروبار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ بھکاریوں کے لیے مری عرصہ دراز سے ایک ایسا مقام رہا ہے جہاں گرمیوں کے موسم میں بالخصوص خوب کمائی ہوتی ہے یہاں کی بارونق سڑکوں پر بھکاری لوگوں کی رحم دلی اور سخاوت کا فائدہ اٹھاتے ہیں مگر اس تصویر کا ایک افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ 2005ء کے زلزلے کے فوری بعد مری اور اس کے گردونواح میں سیاحتی مقامات پر بھکاریوں کی تعداد میں کئی گنا اضافہ ہو گیا، ان بھکاریوں میں مرد، عورت، بچے شامل تھے، یہ لوگوں خی توجہ حاصل کرنے کے لیے سروں، ہاتھوں، بازوؤں، ٹانگوں الغرض جسم کے مختلف حصوں پر پٹیاں باندھ رکھی تھیں جن پر سرخ رنگ لگا کر خون رستے کا تاثر پیدا کیا گیا تھا۔ اسی طرح سے ہزاروں نام نہاد بھکاریوں کو دی جانے والی رقوم سے اصلی حقدار متاثر زلزلہ کو امداد نہ پہنچ سکی۔[33]

پروفیشنلزم:

پاکستان میں کچھ فقیر ایسے ہیں جو کہ حقیقت میں امداد کے مستحق ہیں لیکن وہ قلیل تعداد میں ہیں اس کے مقابلے میں پیشہ ور بھکاریوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، پاکستان کے ہر چھوٹے بڑے شہروں میں فقیروں کی بے شمار تعداد موجود ہوتی ہے، فقیروں نے بہت سی داستانیں بنائی ہوتی ہیں، ایسے انداز میں داستان سناتے ہیں کہ سننے والے کا دل پسیج جاتا ہے اور اس کو مجبوراً اس کے کشکول میں کچھ ڈالنا ہوتا ہے۔ ایک فقیر دن بھر کی آمدن کا شمار کرتا ہے تو یقین جانے

---

[32] https://dailypakistan.com.pk/12-Jun-2024/1722412

[33] یاسمین فرخ، ملکہ کوہسار "بھکاریوں کی جنت بن گئی"۔ (فیملی میگزین) 22 تا 29 فروری 2009ء، ص 11
Yasmin Farrukh, Malkah Kohasar "Bhakariyon ki Jant ban gayi" (Family Magazine 22-29 February 2009), p.11

کہ وہ کسی صورت بھی کسی افسر کی تنخواہ سے کم نہیں ہو گی، جب کوئی فقیر اتنا کما لیتا ہے تو اس کو کوئی کام اچھا نہیں لگتا۔ اور نہ کسی قسم کی پریشانی ہوتی ہے، بھوک کے ٹائم کسی بھی خوردہ نوش سے لے کر کھا لے گا، شام کو دن بھر کی کمائی لے کر اپنی جھونپڑی میں جا کر جب دوبارہ یہ فقیر باہر نکلیں تو کوئی انہیں پہچان نہیں سکتا۔[34] پاکستان میں پیشہ ور فقیروں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے، پیشہ ور بھکاریوں میں مافیا کا اہم کردار ہے کیونکہ یہ معذور بچوں کو ان کے والدین سے خرید لیتے ہیں اور ہر مہینہ ان کے والدین کو کچھ رقم دیتے ہیں اور بچوں سے دھندہ کراتے ہیں اور تشدد کا نشانہ بناتے ہیں۔

خاندانی پس منظر:

پاکستان میں گداگری کا سبب گھریلو حالات، خاندانی پس منظر بھی ہو سکتا ہے، لوگ خاندانی پس منظر کے پیش نظر بھیک مانگتے ہیں، لوگوں کے پاس بنیادی ضروریات، خوراک، لباس، رہائش کا نہ ہونا، لوگوں کو بھیک مانگنے پر مجبور کرتا ہے، بھکاری بچے گھریلو تشدد اور معاشی مسائل کا زیادہ شکار ہوتے ہیں، مثال کے طور اگر ماں نے طلاق لے لی یا باپ نے دوسری شادی کر لی، باپ نشے کا عادی وغیرہ وغیرہ اور بچوں کو حالات کے ستم پر چھوڑ دیا، جس کی وجہ سے بچے کا مستقبل تاریک ہو جاتا ہے اور بچہ معاشرے کے رحم و کرم پر ہوتا ہے یا مختلف گروہ کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں جو بچوں کو معذور بنا کر یا ڈھونگ رچا کر بھی بھیک منگواتے ہیں، جس سے بچے راہروی کا شکار ہو جاتے ہیں۔[35]

امتیازات کا فرق:

پاکستانی معاشرہ دو گروہوں میں تقسیم ہے، ایک طرف تو بہت زیادہ امیر لوگ موجود ہیں جن کے پاس دولت کی اس قدر فراوانی ہے کہ انہیں ملک کی معاشی ترقی سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی اور دوسری طرف غریب طبقہ موجود ہے جس کو دو وقت کی روٹی ملنا بھی بہت مشکل ہے، ان کی استعداد کار اتنی پست ہو جاتی ہے کہ وہ حکومتی وسائل سے استفادہ نہیں کر سکتے، لوگوں میں عزم و جرات کی کمی ہے لوگ توہم پرست ہیں اور ہر بات کو تقدیر اور قسمت کا لکھا سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں کیونکہ اتنی مشکلات میں ہوتے ہیں کہ اپنے اخراجات پورے نہیں کر سکتے اور امیروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے پر مجبور ہیں پاکستان میں بھی دولت کی تقسیم غیر منصفانہ ہے ایک طرف چند زمیندار، تاجر اور دوسری طرف صنعتکار ملکی ذرائع پر تقریباً 80 فیصد حصہ پر قابض ہیں جبکہ دوسری طرف مزدور، کاشتکار، مزارعین، ملازمین وغیرہ ہیں جو دن رات خون پسینہ ایک کرنے کے باوجود بنیادی سہولتوں کو پورا نہیں کر سکتے، تو لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔[36]

رہائش:

پاکستان میں سب سے بڑا مسئلہ رہائش کا نہ ہونا ہے لوگوں کے پاس سر چھپانے کی جگہ نہیں ہوتی، لوگ جھونپڑیاں ڈال کر مختلف علاقوں میں جا کر رہتے ہیں، بہت سی وجوہات ایسی ہیں جو لوگوں کو بے گھر ہونے پر مجبور جاتے ہیں حکومتی سطح پر ایسے کئی پروگرام تشکیل دیئے جاتے ہیں لیکن اس کے خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہو سکتے ملک میں زلزلہ، سیلاب، دہشت گردی کے بعد جو عمارت متاثر ہوتی ہیں اس کو دوبارہ قائم کرنے کے لیے کثیر رقوم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر لوگ گھر کرائے پر بھی لیتے ہیں اور وہ معاشی طور پر گھر کا کرایہ ادا نہیں کر سکتے تو وہ سڑکوں، فٹ پاتھ، جنگلوں میں جھونپڑیاں ڈالنے پر مجبور ہیں، لوگوں کی رہائش کا مسئلہ بھی گداگری کا موجب بنتا ہے، لوگوں کے پاس خوراک پوری کرنے کے لیے پیسے نہیں ہوتے تو وہ گھر، رہائش کا مسئلہ کیسے حل

---

[34] نجم الثاقب، گداگروں کا مافیا، روزنامہ پاکستان، 17 جنوری 2017ء،
https://dailypakistan.com.pk/17-Jan-2017/510452
https://dailypakistan.com.pk/17-Jan-2017/510452 Najam ul Saqib, Gadagaro ka mafia, roznama Pakistan, 17 Jaunary, 2017

[35] یاسمین فرخ، ملکہ کوہسار "بھکاریوں کی جنت بن گئی"۔ (فروری 2009 فیملی میگزین)، ص 11
Yasmin Farrukh, Malkah Kohasar "Bhakariyon ki Jant ban gayi" (Family Magazine 22-29 February 2009),Pg 11

[36] https://baseeratafroz.pk/article/619 by haroon rasheed Published on Jun 09, 2022

کر سکتے ہیں۔ جو لوگ محنت مزدوری بھی کرتے ہیں لیکن ان کی آمدن اتنی نہیں ہوتی کہ وہ اپنا گھر بنا سکیں اور حکومت نے اس مسئلے کے حل کے لیے کئی بار سکیموں کا اہتمام کیا لیکن کچھ مافیا، رشوت، ڈاکہ زنی جیسے واقعات کے پیش نظر کوئی خاطر خواہ نتائج حاصل نہ ہو سکے۔

خلاصہ کلام:

دین اسلام محنت و مشقت، خودداری کا درس دیتا ہے اور رزق کو حلال طریقے سے حاصل کرنے کے بارے میں تلقین کرتا ہے۔ کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کو میعوب سمجھتا ہے اور کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کے بارے میں نبی ﷺ کا فرمان موجود ہے اور اس کے بارے میں قرآن و سنت میں بھی وعیدیں آئیں ہیں۔ گداگری کسی مہذب معاشرے کے دامن پر ایک بدنما داغ ہے ہاں اگر کوئی شخص ضعیف و ناتوانی معذوری اور مجبوری یا حادثہ کے نتیجے میں بھیک مانگے تو اس کی کفالت کرنا حکومت وقت کی ذمہ داری ہے۔ پاکستان کو آج کل جو سب سے بڑا مسئلہ درپیش ہے۔ وہ گداگری کا بڑھتا ہوا رجحان ہے اور پاکستان کے مختلف شہروں میں اس کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے خصوصاً ملتان اور کراچی میں پیشہ ور بھکاریوں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ پاکستان میں لوگوں نے گداگری کو پیشہ کے طور پر اختیار کیا ہوا ہے اس کی وجہ معاشرتی و معاشی ناہمواری ہے۔ معاشرتی و معاشی ناہمواری سے نچلا طبقہ زیادہ بدحالی کا شکار ہے اور اس طبقہ کے بچے بھیک مانگنے پر مجبور ہیں۔ پاکستان میں بچوں میں بھیک مانگنے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ پاکستان میں پیشہ ور فقیروں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے، پیشہ ور بھکاریوں میں مافیا کا اہم کردار ہے۔ حکومت پاکستان کو چاہیے کہ وہ گداگری کے بڑھتے ہوئے رجحان کو کنڑول کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کریں۔ جس کے لیے حکومتی اداروں، سماجی تنظیموں اور معاشرے کے ہر فرد کو خلوص اور جذبے سے کام کرنا ہوگا تاکہ گداگری کے بڑھتے ہوئے رجحان کو ختم کیا جا سکے۔

سفارشات:

گداگری ہر لحاظ سے قابل مذمت ہے گداگری کے خاتمہ کے لیے حکومت کو مندرجہ ذیل سفارشات پر غور کرنا چاہیے۔

- حکومت کو چاہیے کہ گداگری ختم کرنے کے لیے انتظامات کو ٹھیک کرے، حکومت کو چاہیے کہ ایسے اصول و ضوابط بنائے جس کے تحت گداگری کا خاتمہ ہو سکے۔
- حکومت کو چاہیے کہ گداگری جیسے باقاعدہ کاروبار کے خلاف سماجی تحریک کو آگے بڑھانے کے لیے مختلف تحریکیں اپنائے۔
- عام طور پر گداگری پر بین (Ban) لگانا چاہیے جس سے گداگری کی بڑھتی ہوئی شرح میں کمی واقع ہو سکے گی، عوام کو چاہیے کہ وہ گداگروں کو بھیک دینے س ے اجتناب کریں جو خیرات کے مستحق نہیں ہوتے۔ اگر مدد کرنی ہے تو این جی اوز میں دیں جو گداگری کے کنڑول کے لیے کام کرتی ہیں۔
- جو افراد معذور یا کسی بیماری میں مبتلا ہیں تو حکومت کو چاہیے کہ وہ گداگروں کو مفت طبّی سہولتیں فراہم کرے۔

CC BY NC SA This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)